اور ہر ایک بو کو موج کے ساتھہ تشبیہ دے سکتے ہین مگر بو کی افراط و طغیانی
و کثرت شرط ہے اگر افراط بو کی نہو تو اسکو موج کے ساتھہ تشبیہ نہین
دے سکتے - اس شعر کے مضمون سے بوے فراق آتی ہے اور فراقیہ
مضمون معلوم ہوتا ہے - کہ = کاف بیانیہ ہے جو بے دماغی کا حال
بیان کرنیکے لئے آیا ہے چمن سے = یعنے چمن کے ساتھہ - یہہ سے
معیت کے معنے دیتا ہے - موج بوے گل سے یعنے بسبب موج
بوے گل کے - یہہ سے سببیہ اور علت بیان کرتا ہے - شعر نہایت
عمدہ اور صاف ہے -

سراپا رہن عشق و ناگزیر الفت ہستی	عبادت برق کی کرتا ہون اور افسوس حاصل کا

خواجہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ؎ ہرگز نمیرد آنکہ دلش
زندہ شد بعشق * ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما - اور میر حسن دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ؎ در عاشقی بمیر حسن تا شوی تمام *
نشنیدہ ہر آنکہ بمیرد تمام شد - ان ابیات کا حاصل یہہ ہے کہ عشق
و عاشقی مین جو شخص مر جاتا ہے وہ زندگی دوام پاتا ہے کیونکہ جو
شخص عاشق پاک ہوکر مریگا وہ شہید کا درجہ پایگا جیسا کہ حدیث شریف
مین آیا ہے مَنْ عَشِقَ وَعَفَّ وَمَاتَ فَمَاتَ شَہِیْدًا اب میرزا غالب
یہہ فرماتے ہین کہ مین سراپا رہن عشق ہون لہذا مجھکو حیات جاوید و زندگی
دوام حاصل ہوی ہے اور اس حیات جاوید کے حاصل کرنے مین مجبور

و معذور ہون کیونکہ سراپا مرہون عشق ہون اور عشق و عاشقی پاک کا یہہ نتیجہ
ہے کہ حیات جاوید حاصل ہو جائے مگر مین نے جو عشق و عاشقی کی تھی
تو اُسکی غرض اور غایت یہہ تھی کہ مین فنا کا طالب تھا اور معدوم ہونا
چاہتا تھا کیونکہ عشق کو مہلک اور جان ستان اور فنا کنندہ جانتا تھا
مگر میرے عندیہ کے برخلاف مجکو ہستی حاصل ہوی اور ناگزیر ہستی کی
محبت و الفت میرے دامنگیر ہوی لہذا میرزا صاحب دوسرے مصرع مین
تعجب و تحیر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ عشق جو برق کے مانند ہے اسکی عبادت
محض سوختہ و فنا ہونے کے لئے کرتا تھا مگر مجکو فنا کے عوض مین بقا حاصل
ہوا تو اس حاصل پر جو میری مرضی اور میری خواہش کے برخلاف ہے
افسوس کرتا ہون کیونکہ مقتضاے عالم زندگانی افسوس ہے۔ المختصر
یہہ کہ ہم نے عاشقی کرکے حیات جاوید حاصل کیا جو ہم کو ناگوار اور ناپسند
ہے۔ کیونکہ ہم تو فنا کے طالب تھے۔ اس شعر مین تعقید معنوی بہت
کچھ ہے اور یہہ شعر جادۂ خیال بندی کا عمدہ نمونہ ہے۔ کیونکہ ایک صاف
مضمون کو کسقدر پیچیدہ بنا کر لکھا ہے۔ پہلا مصرع پورا فارسی ہے مصرع
سراپا رہن عشق و ناگزیر الفت ہستی۔

بقدر ظرف ہے ساقی خمار تشنہ کامی بھی	جو تو دریاے مے ہے تو مین خمیازہ ہون ساحل کا

ظرف = یعنے حوصلہ استعداد و لیاقت۔ خمیازہ = انگڑائی۔ شاعر نے
اس شعر مین ساقی کو دریا سے اور اپنی ذات کو ساحل سے تشبیہ دی ہے

بقدر = باندازہ - بمقدار تشنہ کامی = تشنگی اور پیاس - خمار = اعضا شکنی و درد سر وغیرہ خراب حالت جو شراب کا نشہ اتر جانے کے بعد پیدا ہوتی ہے - ساقی = منادی یعنے اے ساقی - کہتا ہے کہ جسقدر ساقی کے پاس شراب ہے اُسیقدر مین تشنہ اور پیاسا ہون یعنے ساقی سے مجکو کوئی فایدہ اور فیض حاصل نہین ہے اگر ساقی دریاے شراب ہے تو مین ساحل تشنہ کامی ہون یعنے مجکو ساقی سے کچھہ فایدہ نہین چنانچہ مرزا صائب تبریزی رح فرماتے ہین ؎ تہی دستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل * کہ خضر ع از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را - مرزا غالب کہتے ہین کہ میرا بھی ایسا ہی حال ہے - حالانکہ ساقی دریاے شراب ہے مگر مین ساحل کیطرح تشنہ کام اور ناکام ہون باوجودیکہ ساقی سے نزدیک ہون مگر فیض یاب نہین ہون اور تشنہ دہن وخشک لب ہون جیسے ساحل کہ دریا سے نزدیک ہے مگر تشنہ اور خشک ورسوکہا ہوا ہے -

جسقدر ساقی فراخ حوصلہ ہے اُسیقدر مین محروم القسمت ہون - ظرف یعنے ظرف ساقی - ظرف کا مضاف الیہ جو ساقی ہے اُسکو قائل نے حذف کردیا ہے تاکہ کلام مین وقت اور اشکال پیدا ہو - یہان یہہ بات معلوم کرنا ضرور ہے کہ ظرف کس کا طرز بیان سے ظاہر ہے کہ یہان ساقی کا ظرف مراد ہے - اس شعر مین ایک پہلو یہہ ہے کہ ساقی سے طلب شراب پائی جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شخص خمار زدہ ساقی سے شراب طلب کرتا ہے اور شراب مانگتا ہے - جیسے کوئی غریب آدمی کسی امیر سے کہے کہ آپ امیر ہین

تومین فقیر ہون اس جملہ مین کنایتہً ایک گونہ طلب بال اور سوال پایا جاتا ہے
- اگرچہ صراحت نہین ہے

محرم نہین ہے تو ہی نواہاے راز کا
یان ورنہ جو حجاب ہے پردہ ہے ساز کا

یان = یعنے دنیا مین یا محفل سماع یا بزم نشاط مین - محرم = راز دار - واقف کار اور یہہ مجازی معنے ہین - بعض گروہ صوفیہ کے پاس سماع جائز ہے اور یہہ سمجھتے ہین کہ اسکے ذریعہ سے تقرب الی اللہ حاصل ہوسکتا ہے - تو معلوم ہوا کہ اس شعر مین مخاطب علماے ظاہرین یا وہ لوگ مخاطب ہین جو سماع کے مخالف ہین - شاعر کہتا ہے کہ اے مخالف سماع تو نواہاے راز کا رازدار اور واقف کار نہین ہے اگر تجکو وقوف ہوتا تو تو ہر ایک حجاب کو پردہ ساز تصور کرتا - یعنے سماع کی مخالفت عدم وقوف کی وجہ سے ہے - ساز مین پردے ہوتے ہین لہذا حجاب کا لفظ ساز کے ساتھہ مناسبت رکھتا ہے - نوا = یعنے نغمہ اور موسیقی کے مقامون سے ایک مقام کا نام ہے لہذا یہہ لفظ بھی ساز کے ساتھہ مناسبت رکھتا ہے - حجاب = پردہ

رنگ شکستہ صبح بہار نظارہ ہے
یہہ وقت ہے شگفتن گلہاے ناز کا

ناز = سواے معنی مشہور کے سرو کے اقسام مین سے ایک قسم ہے اور اسکو ناز اسواسطے کہتے ہین کہ شمائل نہین ہوتا - یہہ بات معلوم ہے کہ سرو کو پھول اور پھل نہین ہوتے یہان شاعر نے یہہ مضمون اخذ کیا ہے کہ ہم عاشقون کا